بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۹

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۴۲	۱۹ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش ۱۹ شوال ۱۳۸۵ھ ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

جب تک انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہ کرے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا

ان ہر دو حقوق کی کماحقہ ادائیگی کے بغیر سب امور اور تمام افعال رسمی ہوں گے

"تمام انبیاء علیہم السلام کی لبعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے۔ اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہوں گے لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بابت کب یقین ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بنی نوع انسان اور اپنے اخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہے۔ پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے۔ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے۔ اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۵ تا ۹۶)

اخبار احمدیہ

○— ربوہ ۱۸ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○— ربوہ — مورخہ ۲۰ فروری ۲ بجے بعد دوپہر لجنہ ہال میں "جلسہ مصلح موعود" منعقد ہوگا۔ لجنہ ربوہ کی تمام بہنیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

○— ربوہ۔ میجر شمیم احمد صاحب کراچی میں کچھ عرصہ سے مثانہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(قریشی محمد مبشر بریلوی ربوہ)

○— ربوہ — اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کو مورخہ ۷ ار فروری ۱۹۶۶ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام منصورہ فرحت تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم آف سیالکوٹ کی پوتی اور محترم سردار عبدالحمید صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

ربوہ میں شجرکاری

آج کل ربوہ کے مختلف علاقوں میں ٹاؤن کمیٹی درخت لگوا رہی ہے۔ لیکن درخت لگوا دینا اتنا مشکل نہیں جتنا ان کی دیکھ بھال کرنا۔ ظاہر ہے کہ اتنے وسیع علاقے میں درختوں کی نگرانی اور غور و پرداخت چند ایک بیلداروں کے بس کا روگ نہیں۔ جب تک ربوہ کا ہر فرد اپنے بچوں کی طرح درختوں کی حفاظت کا احساس نہیں رکھتا شجرکاری مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ ربوہ میں شجرکاری کی اہمیت محتاج بیان نہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے اب تک اس سلسلہ میں جو کچھ کیا ہے۔ وہ شجرکاری کے پروگرام کا صرف ابتدائی زینہ ہے۔ اس لئے جہاں آپ اپنے مکانوں کے اندر یا باہر خود بھی درخت لگائیں وہاں یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی گلی کے درختوں کی پوری پوری حفاظت کریں۔ مویشی اور چھوٹے بچے درختوں کی نشوونما میں شدید روک ہیں۔ اس لئے اپنے بچوں میں درختوں کی حفاظت کا شعور پیدا کریں۔ آئندہ جس مکان کے سامنے کسی درخت کو کوئی گزند پہنچی تو اس کے لئے مالک مکان کو ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔ لہٰذا احباب شجرکاری میں ٹاؤن کمیٹی سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

قرآن کریم ایک ایسی نعمت عظمیٰ ہے جسے سیکھنے اور سکھانے کے لئے ہمیں غیر معمولی توجہ اور خاص جدوجہد کرنی چاہیئے

ایک سکیم کے ماتحت تمام احمدی افراد کو قرآن کریم ناظرہ اور پھر اس کا ترجمہ سکھانے کا انتظام کیا جائے

ہمیں ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضا کاروں کی بھی ضرورت ہے جو قرآن کریم سکھانے کیلئے اپنے اوقات کا ایک حصہ وقف کریں

احباب اپنی جانوں، اپنی نسلوں اور اپنے گھروں پر رحم کرتے ہوئے جلد سے جلد اس کام کی طرف متوجہ ہوں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۴ فروری ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ
مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں نے دنیوی اور روحانی ترقیات حاصل کی تھیں۔ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے

قرآن کریم کو وہ عظمت دی تھی

جس کا اسے حق حاصل تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے ایک کامل کتاب نازل کی تھی اور انہوں نے اس کی قدر کی۔ انہوں نے اسے پڑھا اور ان میں سے بہتوں نے اسے حفظ کیا۔ اور اسے سمجھنے کی کوشش کی اور نہ صرف کوشش کی بلکہ اس کے سمجھنے کے لئے ہر ممکن تدبیر کے علاوہ دعاؤں کا سہارا اور اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے علوم اپنے رب سے سیکھے۔ اور اس نیت سے سیکھے کہ اس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا تعالےٰ کی یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی ہے کہ وہ اس پر عمل کریں اور انہیں یقین تھا کہ اگر وہ اس پر عمل کریں گے۔ تو اس دنیا میں بھی وہ خدا تعالےٰ کے افضال اور اس کی رحمتیں حاصل کریں گے۔ اور اخروی زندگی میں بھی وہ ان کے وارث ہوں گے اور جب انہوں نے قرآن کریم کی پاک تعلیم سیکھنے کے بعد اس پر عمل کیا۔ تو

قرآن کریم کے طفیل

جو بڑی عظمت والی کتاب ہے انہیں اس دنیا میں بھی بڑی عظمت حاصل ہوئی۔ اپنے تو اپنے ہی تھے غیر بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ فی الواقعہ یہ قوم بڑی عظمت والی ہے انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں قرآن کریم کی رفعتوں کے طفیل اس قوم کو بھی رفعتیں حاصل ہوئیں۔ اور اس قدر رفعتیں انہیں نصیب ہوئیں کہ آسمان کے ستاروں کی رفعتیں بھی ان کے مقابلہ میں ہیچ نظر آنے لگیں اور وہ ان بلندیوں پر پہنچ گئے۔ جن تک دنیوی عقل کو رسائی حاصل نہیں۔ اور انہوں نے وہ کچھ حاصل کر لیا جو انسان اپنی کوشش اپنی جدوجہد اپنی عقل اور اپنی فراست سے حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اسلام کی پہلی تین صدیوں میں ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے کہ

قرآن کریم پر عمل کرنیوالے

دنیوی زندگی کے ہر شعبہ میں قائد سمجھے جاتے تھے وہ اسی کی برکت سے دنیا کے لیڈر بنے وہ اسی کے طفیل دنیا کے استاد بنے۔ دنیا کے محبوب بنے۔ اس لئے کہ قرآن کریم نے ان کی طبائع کو اسی طرح بدل دیا تھا کہ دنیا ان سے پیار اور محبت کرنے پر مجبور ہو گئی۔ لیکن تین صدیوں کے بعد مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا کہ انہوں نے قرآن کریم سے جو کچھ حاصل کرنا تھا کر لیا ہے۔ جو کچھ قرآن کریم سے انہوں نے پانا تھا پا لیا ہے۔ اب انہیں نہ قرآن کریم پڑھنے کی ضرورت ہے اور نہ اسے سمجھنے کی حاجت ہے۔ وہ خام عقل اور دنیوی فراست جو انہیں محض اس لئے دی گئی تھی کہ وہ اس الٰہی تعلیم کو سمجھنے میں ممد اور معاون بنے۔ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ کر انہوں نے صرف اسی پر انحصار کر لیا۔ تب

خدا تعالےٰ نے یہ نظارہ بھی دکھایا

کہ وہ قوم جو دنیا پر ہر طرح سے چھا گئی تھی۔ اور اس نے اقوامِ عالم سے اپنی برتری کا سکہ منوا لیا تھا قعرِ مذلت میں گر پڑی اور اس نے اس قدر ذلتیں اور رسوائیاں اٹھائیں کہ الامان والحفیظ۔

اب اللہ تعالےٰ نے پھر محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر

ہمیں قرآن کریم سے متعارف

کرایا ہے۔ آپؑ نے ہمیں ان تمام خوبیوں کا علم پہنچایا ہے جو قرآن کریم میں پائی جاتی تھیں۔ اور ہمیں ان کی طرف متوجہ کیا ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کہ قرآن کریم کے حسن۔ اس کی خوبصورتی اور اس کی دل کو موہ لینے والی تعلیم سے ایک مسلمان اپنی زندگی کا نور حاصل کرتا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ جس طرف بھی ہم جائیں گے۔ جب تک قرآن کریم کی مشعل ہمارے ہاتھ میں نہ ہو گی۔ جب تک اس کا نور ہماری راہ نمائی نہ کر رہا ہو گا۔ ہم صداقت اور بلندیوں کی راہوں پر گامزن نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ایک لمبے عرصہ کے بعد قرآن کریم کی کھڑکیاں دوبارہ کھولی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیش بہا اور

قیمتی لعل و جواہر

قرآن کریم سے نکال کر ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔ اگر ہم اب بھی ان کی قدر نہ کریں۔ تو ہم جیسی بدبخت قوم اور کوئی نہیں ہو سکتی پس ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ

قرآن کریم کے علوم

نہ صرف ہم خود سیکھیں بلکہ دوسروں کو بھی سکھائیں (دوسرے لوگوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو نو احمدی ہیں۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو ہماری نئی نسل کے طور پر ہم میں شامل ہوتے ہیں) اگر ہم قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور اس بات پر یقین رکھیں کہ اس کے علوم کا خزانہ نہ ختم ہونے والا ہے۔ تو جتنا زیادہ فکر اور تدبر ہم اس میں کریں گے۔ اور شرائط کے ساتھ اور صحیح رنگ میں جتنی ہم دعا کریں گے۔ جتنی

عاجزی اور انکسار کے ساتھ

ہم خدا تعالےٰ کے سامنے جھکیں گے اور اس سے مدد چاہیں گے۔ اتنے ہی زیادہ علوم ہمیں قرآن کریم سے حاصل ہوں گے اور ہوتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا یہ فرض ہے کہ اب ہم اس نعمت عظمیٰ کو ضائع نہ ہونے دیں۔ تا وہ اندھیری راتیں جو پچھلے زمانہ میں اسلام پر گزری ہیں۔ وہ آئندہ تا قیامت اسلام پر نہ آئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

نے ہمیں بار بار اس طرف متوجہ کیا تھا اور بڑے دکھ کے ساتھ آپ نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ ہم قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں دے رہے۔ میں بھی آپ لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن سیکھو اور اس کے علوم حاصل کرو پھر اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھاؤ۔ تا یہ نعمت ہماری ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتی چلی جائے

وہ بلندیاں جو ہماری ایک نسل حاصل کرے۔ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں ان سے بھی بلند تر ہوتی چلی جائیں اور قرآنِ کریم کے علوم انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل ہوتے چلے جائیں قرآن کریم سے اتنا پیار کرو کہ اتنا پیار تمہیں دنیا کی کسی اور چیز سے نہ ہو۔ لیکن

مَیں دیکھتا ہوں

کہ جماعت اس طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہو رہی۔ پہلے بھی وہ سُستی کی مرتکب ہوتی رہی ہے اور اب بھی وہ ایک حد تک غفلت کا شکار ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمیں اس بارہ میں کوئی عملی قدم اُٹھانا چاہیئے مَیں نے سوچا ہے کہ ہم ایک منصوبہ کے ماتحت جماعت کے بچوں اور اس کے نوجوانوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ اور اس کے معانی ان کو سکھا دیں۔

قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے سلسلہ میں بڑی اور شہری جماعتوں میں غفلت پائی جاتی ہے اور دیہاتی جماعتوں میں بھی شاید اکثر ایسی ہوں جو اس طرف سے بے توجہی برت رہی ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں جماعتِ احمدیہ لاہور کے ایک دوست مجھے ملے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمارے حلقہ کی جماعت میں بہت سے ایسے احمدی بچے ہیں جو قرآنِ کریم ناظرہ پڑھنا بھی نہیں جانتے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ ہمیں اس کیفیت کو جلد تر بدل دینا چاہیئے ایسا کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے۔

اس سلسلہ میں جو ابتدائی منصوبہ مَیں جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ لاہور کے تمام بچوں کو

قرآنِ کریم ناظرہ پڑھانے کا کام

مجلس خدام الاحمدیہ کرے۔ اور کراچی کی جماعت کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مَیں مجلس انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ضلع سیالکوٹ کی دیہاتی جماعتوں میں یہ کام مجلس خدام الاحمدیہ کرے۔ ضلع جھنگ میں جو جماعتیں ہیں ان کے بچّوں کو قرآنِ کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ جو جماعتیں ہیں ان میں اس اہم کام کی طرف نظارت اصلاح وارشاد کو خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کو اس طرف بڑی توجہ دینی پڑے گی اور اس کے لئے بڑی کوشش درکار ہوگی۔ ہم بڑی جدوجہد کے بعد ہی اس کام میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس منصوبہ کو کامیاب بنانا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم نے الٰہی سلسلہ کے طور پر ان نعمتوں کو اپنے اندر قائم رکھنا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے محض رحمانیت کے ماتحت ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل عطا کی ہیں تو ہمیں اپنے اس منصوبہ کو کامیاب بنانے میں اپنے آپ کو پورے طور پر لگا دینا ہوگا۔

اس منصوبہ کی تفاصیل

متعلقہ محکمے تیار کریں اور ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے پہنچائیں۔ یعنی جو حلقے مجلس خدام الاحمدیہ کو دئے گئے ہیں اور جو جماعتیں مجلس انصار اللہ کے سپرد کی گئی ہیں اور باقی جماعتیں جو اصلاح وارشاد کے صیغہ کے سپرد کی گئی ہیں ان میں انہوں نے کس کس رنگ میں کام کرنا ہے اس کے متعلق وہ اپنا اپنا منصوبہ تیار کریں اور اس منصوبہ کی تفاصیل ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے پہنچائیں۔ ان سب محکموں کو یہ بات مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ وہ پہلے ہی سال اس کام میں سَو فیصدی کی نہیں تو ۹۰ فیصدی کامیابی ضرور حاصل کر لیں۔ کیونکہ جو ذہین بچے ہیں وہ تو چھ ماہ کے اندر بلکہ بعض بچے اس سے بھی کم عرصہ میں قرآنِ کریم ناظرہ پڑھ لیں گے قاعدہ یسرنا القرآن اگر صحیح طور پر پڑھایا جائے تو بچہ کے لئے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا مشکل نہیں ہوتا۔

مجھے یہ سُنکر بہت تعجّب ہُوا ہے

کہ ہمارے کالج کے بہت سے طلباء بھی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے۔ اور اگر یہ بات درست ہے کہ ان میں سے ایک تعداد قرآن کریم ناظرہ پڑھنا بھی نہیں جانتی یا ان میں سے بہت سے لڑکے قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے تو انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر انہیں قرآنِ کریم سے وابستگی نہیں۔ اگر انہیں قرآنِ کریم سے کوئی تعلق نہیں اور انہیں قرآنی علوم حاصل نہیں تو انہوں نے دنیوی علوم حاصل کر کے کیا لینا ہے۔ دُنیا کے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں دہریہ لوگ دنیا کے ان علوم کو حاصل کر رہے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ یہ علوم دنیا کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔ اُخروی زندگی کو تو چھوڑو۔ وہ دنیا کو بھی تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ آخر دنیا کو ان دنیوی علوم سے کونسی خیر وبرکت حاصل ہو رہی ہے۔ آج دنیا کے ہر طبقہ کو اس بات کا احساس ہو چکا ہے کہ جس طرح ہم نے دنیوی علوم سیکھے ہیں اور جس طور پر ہم نے انہیں استعمال کیا ہے وہ انسانیت کو بھلائی کی طرف نہیں بلکہ تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ غرض ہمارے کالج کا طالب علم ہو اور پھر وہ قرآن کریم سے ناواقف ہو۔ یہ بڑی شرم کی بات ہے۔

بہرحال ہم نے یہ کام کرنا ہے۔ اور واضح بات ہے کہ اتنے بڑے کام کے لئے چند مربّی یا معلّم یا مجالسِ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے بعض عہدیدار کافی نہیں۔ یہ تھوڑے سے لوگ اس عظیم کام کو پوری طرح نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے

ہمیں اساتذہ درکار ہیں

ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصّہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآنِ کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے۔

مَیں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے۔ جب آپ کو یہ نظر آ رہا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآنِ کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلّیۃً ناواقف ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی حاصل ہو گی۔ آپ ان جذبات کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اپنی نسلوں پر رحم کرو۔ اپنے خاندانوں پر رحم کرو۔ اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو۔ کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔

ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے

کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔ لیکن اگر مثال کے طور پر آپ کے گھر میں دس افراد ہیں اور ان میں سے صرف ایک فرد قرآن کریم پڑھنا جانتا ہے باقی نو افراد قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتے تو گویا آپ نے اس نعمت کا ۱/۱۰ حصّہ حاصل کیا لیکن دنیوی لحاظ سے آپ ساری کی ساری چیز کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً جو تنخواہ آپ کی مقرر کی گئی ہے آپ کبھی پسند نہیں کرتے کہ آپ کو اس کا ۱/۱۰ حصّہ ملے۔ اسی طرح دوسری چیزیں ہیں۔ غرض آپ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں آپ

سَو فیصدی کامیاب ہونے کی خواہش

رکھتے ہیں سوائے مجنون کے آپ کو کوئی انسان ایسا نہیں ملے گا جو کام تو کر رہا ہو لیکن اس کے دل میں محض یہ خواہش ہو کہ مَیں اس میں سَو فیصدی کامیابی حاصل نہ کروں بلکہ دس فیصدی کامیابی حاصل کروں اور ۹۰ فیصدی مجھے ناکامی ہو۔ اور جب دنیا میں کسی عقلمند انسان کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی کہ وہ اپنے کام میں محض دس فیصدی کامیاب ہو۔ ۹۰ فیصدی ناکام ہو تو آپ روحانی لحاظ سے یہ بات کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ آپ کے گھر میں قرآن کریم کی برکات میں سے صرف دس فیصد نازل ہوں اور نوّے فیصدی برکات سے آپ ہمیشہ کے لئے محروم رہیں۔ پس آپ اپنی جانوں اپنی نسلوں اور اپنے گھروں پر رحم کرتے ہوئے

جلد سے جلد اس طرف متوجّہ ہوں

اور اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر اس اہم کام کے لئے پیش کریں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت چاہے وہ شہری ہو یا دیہاتی ایک سال کے اندر اندر اس کام کا بیشتر حصّہ تکمیل تک پہنچا دے اور دو یا تین سال تک ہمیں یہ نظارہ نظر آئے کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو اور کثرت سے ایسے احمدی ہوں جو قرآن کریم کا ترجمہ بھی جانتے ہوں۔ جب تک ہم اس کام میں کامیاب نہیں ہو جاتے اس وقت تک نہ ہمیں کوئی دنیوی ترقی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ روحانی لحاظ سے ہم سرخرو ہو سکتے ہیں کیونکہ فیوضِ آسمانی کا سرچشمہ ہم نے اپنے لئے بند کر لیا ہے۔ پھر ہم وہ آبِ بقا کہاں سے حاصل کریں گے [illegible]

حاصل ہو سکتی ہے پس قرآن کریم کی قدر کریں اور اس کی عظمت کو اپنے دلوں اور اپنے ماحول میں قائم کریں۔ اس کی بلندیوں تک پہنچنے کا اپنے آپ کو اہل بنائیں۔ اگر آپ ایسا کر لیں گے تو آپ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح ستاروں سے بھی بلند تر ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کے قرب کے دروازے آپ کے لئے کھولے جائیں گے۔ اس کی رضا کی جنت آپ کو حاصل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ

قرآنِ کریم سے پیار کرنے کے نتیجہ میں

آپ سے پیار کرنے لگ جائے گا۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہم محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ہم آپ کے پیار کو دوسری تمام چیزوں کے پیار پر ترجیح دیتے ہیں۔ ہم آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے ہر حصہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہمارا آپؐ سے محبت کا دعوےٰ محض کھوکھلا دعوےٰ ہو گا۔ ہم منہ سے تو آپؐ کی محبت کا دعوےٰ کریں گے لیکن عملی طور پر آپؐ کی کسی ہدایت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ نہ دنیا ہمارے اس دعوےٰ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو گی۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہمارا دعوےٰ مقبول ہو گا کیونکہ آپ سے محبت کے دعوےٰ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم آپؐ کے ہر اشارہ پر اپنی جان دینے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ جہاں بھی آپ کی کوئی خواہش نظر آئے ہم اسے پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہمیں اس بات کی ضرورت نہ ہو کہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میں آ جائے یا اس کا فلسفہ ہمارے سامنے رکھا جائے۔ اس کے منافع ہمیں بتائے جائیں یا اس کے مضرات سے بچنے کی وجوہات کی طرف ہمیں متوجہ کیا جائے۔

ہمارے لئے صرف اسی قدر کافی ہو

کہ یہ آپ صلعم کی خواہش ہے اور ہم اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں چاہے اس رستہ میں ہمیں جان بھی قربان کرنی پڑے کیونکہ محبت کا تقاضا یہی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت تو کرتا ہے لیکن وہ آپؐ کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تو آپ اُسے پاگل کہیں گے۔ دنیا اس کی محبت کے دعویٰ کو تسلیم نہیں کرے گی۔ کیونکہ آپؐ سے محبت کے دعوےٰ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم آپؐ کی ہر خواہش پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار رہیں۔ پس جب ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں تو ہمیں آپؐ کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہو گا۔ آپؐ نے ہم سے کس بات کی خواہش کی ہے؟ آپؐ نے ہم سے یہ خواہش کی ہے کہ ہم قرآن کریم پر اسی طرح عمل کریں جس طرح آپؐ نے عمل کر کے دکھایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب سوال کیا گیا کہ آپؐ کے اخلاق کیسے تھے۔ آپ نے فرمایا:-

کان خلقہ القرآن

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صہ ۹۱)

آپؐ کے اخلاق کو دیکھنا ہو تو قرآن کریم کو پڑھ لو۔ آپ کی ساری زندگی

قرآن کریم کی ہی عملی تصویر ہے

جو کچھ قرآن کریم نے کہا وہ آپؐ نے کر دکھایا گویا آپؐ نے اپنے الفاظ میں بھی ہدایت دیدی اور اپنے عمل سے بھی ہدایت دیدی۔ غرض آپؐ کی ساری زندگی کے سانچہ میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنا آپؐ کی محبت کا تقاضا ہے جس کا ہم آپؐ کی ذات مبارک کے متعلق دعوےٰ کرتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنے اس دعویٰ محبت میں سچے ہیں اور آپ اپنے نفسوں کو اور خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دے رہے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بچوں اور دوسرے ان لوگوں کو بھی جن کی

ذمہ داری آپ پر ہے

قرآن کریم پڑھائیں اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب بھی قرآن کریم کی آواز ان کے کان میں پڑے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر لبیک کہنے سے انہیں نہ روک سکے۔ اگر ہم اپنے اس فرض کو پوری طرح اور خوش اسلوبی سے انجام دینے میں کامیاب ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ کے افضال اور اس کی رحمتیں جہاں ہم پر نازل ہوں گی وہاں وہ ہماری آئندہ نسل پر بھی نازل ہوں گی۔ اور اگر ہمارے بعد آنے والی نسل بھی اپنی ذمہ داریوں کو اسی طرح سمجھے جس طرح ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ اور وہ انہیں اسی طرح نبھائے جس طرح ہمیں نبھانا چاہیئے تو پھر اللہ تعالیٰ کے افضال، اس کی رحمتیں اور اس کی نعمتیں نسلاً بعد نسلٍ احمدیت میں جاری اور ساری رہیں گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت قائم ہو جائے۔ اور پھر ایسے رنگ میں قائم ہو جائے کہ ہم خود بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کرنے والے ہوں کہ وہ بھی قرآنِ کریم کی عاشق اور فدائی ہوں۔ اس پر اپنی جانیں نچھاور کرنیوالی ہوں۔ اور اس کی ہدایت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہوں۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال مجلس شوریٰ کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ مجلس شوریٰ کے ایجنڈا کیلئے تجاویز بھجوانے کے لئے پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے احباب جلد سے جلد حسب قواعد شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوائیں

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

نوٹس

ڈیکٹرز۔ بلڈوزرز۔ سیمنٹ۔ کنکریٹ۔ سپریڈر، فنشرز، مکسرز، سٹون کرشنگ پلانٹ دے بیچنگ پلانٹ، ڈیزل ٹرکس، کونسیز اور لوڈرز وغیرہ کو چلانے ان کی دیکھ بھال اور مرمت کرنے کے لئے ایک اہم کام پر یومیہ معاوضہ کی بنیاد پر تقرری کے لئے تربیت یافتہ اور معقول مہارت رکھنے والے ٹیکنیشنوں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ سٹاف درج ذیل کیٹگریوں میں مقرر کیا جائے گا۔

۱۔ چیف پلانٹ اپریٹر
۲۔ فورمین الیکٹریکل
۳۔ فورمین مکینیکل
۴۔ ہیوی مشینری آپریٹر
۵۔ ڈرائیور
۶۔ مکینک
۷۔ فٹر
۸۔ الیکٹریشن
۹۔ سٹورز کیپر / ٹائم کیپر
۱۰۔ ویلڈر
۱۱۔ اسسٹنٹ فٹر
۱۲۔ وائرمین
۱۳۔ کارپنٹر

ٹیکنیشنوں کی قابلیت تجربہ اور مہارت کے مطابق سٹاف کو ۱۳/- روپے سے ۔۔ روپے تک یومیہ معاوضہ ادا کیا جائیگا۔ درخواست دہندگان اپنے اپنے کام میں ماہر ہونے چاہئیں اور جہاں کہ ضروری ہے تسلی بخش تجربہ اور پیشہ وارانہ لائسنسوں کے حامل ہونے چاہئیں اور اپنے ٹریڈ میں ضروری تجربہ کے علاوہ جو امیدوار موزوں مکینیکل قابلیت رکھتے ہوں گے انہیں ترجیح دی جائیگی۔

درخواستیں سپرنٹنڈنگ انجینئر ای ایم سیکشن پاک پی ڈبلیو ڈی بلاک ۶۸ پاکستان سیکرٹریٹ کراچی کے پتہ پر زیادہ سے زیادہ ۲۱ فروری ۱۹۶۶ء تک پہنچ جانا ضروری ہیں۔ سابقہ مالکان سے اور تعلیمی اداروں سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ جو کہ معزز اشخاص سے حاصل کئے گئے ہوں درخواستوں سے منسلک آنا چاہئیں۔

دستخط (ایس نصیر حسین)
سینئر سپرنٹنڈنگ انجینئر ای / ایم سیکشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان

پیشگوئی مصلح موعود

(شیخ خورشید احمد)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کی غرض صرف احیائے اسلام تھی۔ یعنی اسلام کو اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ ظاہراً اور باطناً دنیا میں قائم کر دیا جائے یہی وہ غرض ہے جو آنے والے مسیح اور مہدی کی قرآن پاک اور احادیث نبویؐ نے بیان فرمائی تھی اور خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا یحی الدین ویقیم الشریعۃ۔ یعنی دین کو دنیا میں زندہ کرو اور اسلامی شریعت کو قائم کرو۔

جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے مامور فرمایا تو ظاہری حالات کو دیکھتے ہوئے حضورؑ کے دل میں گھبراہٹ اور اضطراب کا پیدا ہونا ایک فطری امر تھا۔ ایک طرف ذرائع نہ ہونے کے برابر تھے۔ اور دوسری طرف دنیا کی یہ حالت تھی کہ وہ گمراہی اور ضلالت میں ڈوب رہی تھی اور تمام طاغوتی طاقتیں اسلام کو مٹانے اور حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے کو نیچا کرنے کے لئے متفق ہو رہی تھیں۔ غرض بعینہٖ وہی کیفیت تھی جس کا نقشہ آپ نے اپنے ایک شعر میں یوں کھینچا ہے ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

ان حالات کو دیکھتے ہوئے آپ کی روح بیتاب اور مضطرب ہو کر آستانہ الٰہی پر گری اور جیسا کہ ہمیشہ سے انبیاء وصلحا کا طریق رہا ہے، آپ نے ہوشیارپور کے مقام پر متواتر چالیس روز دعا اور گریہ وزاری میں گذارے تا اللہ تعالےٰ اسلام کی حفاظت کے لئے غیر معمولی طور پر اپنی تائید اور نصرت عطا فرمائے۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے ایک بندے کو اپنے ہی دین کی حفاظت کے لئے کھڑا کرے اور پھر اس کی مدد نہ فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور انہیں شرف قبولیت بخشتے ہوئے اسلام کی ترقی و اشاعت کے لئے آپ کو غیر معمولی طور پر بشارتیں دیں اور اسی سلسلے میں اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا

خوبصورت پاک لڑکا تیرا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے ـــــ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح القدس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظھر الاول والاٰخر مظھر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا وکان امراً مقضیاً۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی کے متعلق تحدی

"اے منکرو اور حق کے مخالفو اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مصلح موعود کی پیدائش کیلئے مدت کی تعیین

اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں پسر موعود کے پیدا ہونے کی مدت بھی مقرر فرما دی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پسر موعود کے متعلق آپ کی اس نو سالہ مدت کی تعیین پر بعض مخالفوں نے نکتہ چینی کی۔ اور لکھا کہ نو سال میعاد بہت زیادہ ہے اور اس میں کافی گنجائش ہے۔ مخالفین کے اس اعتراض پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار دیا۔ جس میں آپ نے فرمایا:-

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

پھر فرمایا:-

"نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا حال معلوم نہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد پیدا ہوگی چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔"

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضور علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں حضورؑ نے یہ امر واضح فرمایا کہ:-

(۱) "خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

(سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

(۲) "بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا کہ یہ سب عبارتیں "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" تا قلیل پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے" اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔ اور نیز دوسرا نام محمود۔ اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر رکھا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

مندرجہ بالا حوالوں کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

(۱) اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسا فرزند عطا کرنے کا وعدہ فرمایا جو متعدد غیر معمولی صفات کا حامل ہوگا۔ اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

(۲) یہ موعود فرزند ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد ۹ سال کے عرصہ میں پیدا ہونا تھا۔

(۳) مصلح موعود۔ اولوالعزم۔ محمود اور بشیر ثانی اسی موعود فرزند کے نام ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی ولادت

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے عین مطابق مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے گذشتہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا:-

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہ مصلح موعود عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا۔ اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی نہ رہ جائے گا۔ تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کریگا جب تک

اور اپنے وعدہ کو پورا کرے مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخرِ رسل قربِ تو معلوم شد
دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے سے جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہی لڑکا مصلح موعود معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے اس کے نام وہی رکھے گئے ہیں جو پسر موعود کے تھے۔ لیکن حضور پر ابھی اس بارے میں کامل انکشاف نہ ہوا تھا۔ اسلئے حضور نے فرمایا "کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی"۔

اس کے بعد حضور نے اپنی کتاب سراج منیر شائع فرمائی تو چونکہ اس وقت تک آپ پر کامل انکشاف مصلح موعود کے متعلق ہو چکا تھا۔ اسلئے آپ نے یقین کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ کو ہی مصلح موعود قرار دیا اور اعلان فرمایا کہ :-

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود احمد کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں پسر موعود کے متعلق پیشگوئی کی اور اسکے پیدا ہونے کی مدت نو سال مقرر فرمائی جو ۲۳ مارچ ۱۸۹۵ء کو ختم ہوتی اور مئی ۱۸۹۷ء میں حضور نے اپنی کتاب "سراج منیر" کے ذریعہ سے اعلان کر دیا کہ پسر موعود وہی لڑکا ہے جو آپ کے ہاں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

حضور کے عہد خلافت کا ایک ایک دن اس امر کی گواہی دیتا رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کی جو جو صفات بیان کی تھیں وہ سب آپ کی ذات بابرکات کے ذریعہ پوری ہو گئیں۔ اور جب آپ نے اپنا کام بخیر و خوبی ختم کر لیا تو پھر پیشگوئی کے آخری الفاظ پورے ہو گئے۔ اور حضور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو انتقال فرما کر اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

فوری ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کم از کم فرسٹ ڈویژن میٹریکولیٹ ہونا چاہیئے۔ تجربہ کار نوجوان کو ترجیح دی جائیگی درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۶ء تک زیر دستخطی کے نام آنی چاہئیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عطیہ جات برائے تعمیر ہال اور خدام

جیسا کہ خدام بھائیوں کو علم ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر کا کام گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا۔ اور یہ کام ابھی جاری ہے۔ تعمیر کی کچھ منازل طے ہو چکی ہیں اور بعض باقی ہیں۔ مجلس مرکزیہ کی کوشش ہے کہ یہ کام جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔ مرکز کی یہ کوشش خدام بھائیوں کے تعاون کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مالی امداد کا کام بہر حال مجالس نے ہی کرنا ہے۔ اور مجالس کو چاہیئے کہ اس کی طرف اس رنگ میں توجہ دیں کہ ہر خادم اپنے ہال کی تعمیر کیلئے عطیہ دے اور ہر خادم سے ہر ماہ اس غرض کے لئے عطیہ وصول کیا جائے۔ اس رنگ میں عطیہ تعمیر ہال وصول کرنے کی طرف مجالس کو توجہ نہیں رہی۔ اسلئے مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ -/۱۳ پیسے یا سو روپے کے عطایا کے حصول کے ساتھ ساتھ اسبات کو بھی مدنظر رکھیں کہ ہر خادم سے تعمیر ہال کے لئے عطیہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے خدام اپنے ہال کی تعمیر کے بارے میں خاص اور گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ قائدین مجالس اور ناظمین مال کی تحریک پر اُن کی توقع سے بڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

ولادت

میرے بیٹے عزیز سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق سلغ مشرقی افریقہ حال ربوہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اٹھارہ سال کے بعد دوسری بیوی سے مورخہ ۲/۲/۶۶ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس بچی کو نیک۔ بابرکت عمر والی اور خادمۂ دین بنائے۔ والدین کے لئے وہ قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

(سید عبد اللطیف سابق انسپکٹر بیت المال ربوہ)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے -/۳۰۰ روپیہ اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۲۵ - محترمہ سیدہ علیمۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ سید عبد الرحمٰن صاحب امریکہ .. — ۳۰۰

۳۲۶ - محترمہ بیگم صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب حیدر آباد سندھ .. — ۳۰۰

۳۲۷ - محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد صادق صاحب " .. — ۳۰۰

۳۲۸ - محترمہ عنایت بیگم صاحبہ منجانب والدہ طالع بی بی صاحبہ مرحومہ سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ .. — ۳۰۰

۳۲۹ - ایک بہن جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں بذریعہ مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد دار البرکات ربوہ .. — ۳۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسار کے ۹ اعزہ بشمول معلم وقف جدید مکرم محمد احمد صاحب فیض جو انڈیا میں محصور تھے وہ مورخہ ۲/۲/۶۶ کو بخیریت پاکستان پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ جن احباب نے ہمدردی کا اظہار فرمایا اور دعائیں فرماتے رہے ہیں۔ خاکسار ان سب کا ممنون ہے۔

(خاکسار محمد جمیل کارکن دفتر محاسب ربوہ)

اعلان

مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب مرحوم کا ایک مکان واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی ڈیڑھ کنال زمین کے رقبہ میں تعمیر ہے۔ جو علاوہ باورچیخانہ اور غسلخانہ وغیرہ کے چار کمروں پر مشتمل ہے۔ قابل فروخت ہے۔ ضرورتمند احباب لئیق احمد خان پسر ڈاکٹر محمد دین صاحب مرحوم مکان ۱۸/۱۷ شام گنج مرداں سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر امور عامہ - ربوہ)

[illegible]

...رورت

[illegible] کا مینیجر رہا ہوں۔ اور اس کام کا ۲۵-۲۶ سال کا دیرینہ تجربہ رکھتا ہوں۔ آج کل میں فارغ ہوں۔ اگر کسی دوست کو اس کام کے لئے میری خدمات کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دیں

خاکسار محمد حسین معرفت مبارک احمد صاحب نیر
محلہ دار الرحمت وسطی مکان ۱۳-۱۲/۱۷ - ربوہ

گمشدہ کانٹا

میری والدہ صاحبہ کا طلائی کانٹا اپنے مکان واقعہ باسط منزل دار الرحمت شرقی سے شرقی جانب جاتے ہوئے سڑک پر کہیں گر گیا ہے۔ جس دوست کو ملا ہو مجھے پہنچا کر ثواب حاصل کریں۔

(خاکسار عبد الباسط طاہر باسط منزل دار الرحمت شرقی - ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱ - محترمہ والدہ رشید جاوید صاحب باداہی باغ لاہور سے تحریر فرماتی ہیں کہ میرا لڑکا عزیزم جاوید امسال بی۔ ایس۔ سی فائنل کا امتحان دے رہا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۲ - ایک بہت مخلص دوست خواجہ عبد الحمید صاحب امرتسری فالج میں مبتلا ہیں۔ بہت تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار چوہدری نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن۔ لاہور)

۳ - میری چچی جان محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلیم احمد صاحب درد گردہ سے بیمار ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احمدی بہن بھائیوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا کرے۔

۴ - میری ایک محکمانہ انکوائری ہو رہی ہے اور مجھے چند ایک مشکلات درپیش ہیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری عزت برقرار رہنے اور مشکلات پر قابو پانے کے لئے دعا کریں۔ (ملک محمد صفی اللہ خان لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۷ ، فروری ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ اب ہم ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں جو ہم سے اسی تنظیم و ضبط اتحاد اور یقین محکم کا تقاضا کرتا ہے جس کا مظاہرہ ہم نے پچھلے ستمبر کی نہایت کٹھن منزل پر کیا تھا خدا نے چاہا تو وہ دن دور نہیں جب ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے جس کے لئے قوم نے بیش بہا قربانیاں دی ہیں۔

انہوں نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں صنعت کاروں اور کاروباریوں سے اپیل کی کہ آپ عام ضرورت کی چیزوں کی قیمت میں اضافے سے احتراز کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اشیائے ضرورت کی قیمتوں پر کڑی نظر رکھ رہی ہے۔ اگر قیمتیں بڑھانے کا رجحان جاری رہا تو حکومت انہیں مناسب سطح پر رکھنے کے لئے ضروری اقدامات سے دریغ نہیں کرے گی۔ کیونکہ وہ عوام کے مفاد کو ہر صورت میں مقدم سمجھتی ہے۔

صوبائی گورنر نے زمینداروں اور بیوپاریوں سے اپیل کی کہ فاضل غلہ بازار میں لائیں اور ذخیرہ اندوزی سے اجتناب کریں۔ انہوں نے کہا کہ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کی روک تھام کے قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔

الجیریہ ۔ ۱۷ ، فروری ۔ کل رات سے افواہ گرم ہے کہ امریکہ کا ایک ہائیڈروجن بم جو پچھلے ایک ماہ سے لاپتہ تھا آخر کار مل گیا ہے سرکاری طور پر اس کی تصدیق یا تردید نہیں کی گئی۔

کہا جاتا ہے کہ امریکی آبدوز الومینا ٹ نے کل پچھلے پہر بم کا پتہ چلا لیا اور اسے نکال کر ایک جہاز پلائی موتھ کے سپرد کر دیا ۔ جہاز بم لے کر کسی نامعلوم مقام کی طرف روانہ ہو گیا ہے الومینا ٹ نے دس کلو میٹر (چھ میل) کی گہرائی پر سمندر کی تہہ کے ایک ایک انچ کا جائزہ لیا۔

بم کی تلاش ۱۷ ، جنوری کو گم ہونے کے فوراً بعد شروع ہو گئی تھی ایک بی ۵۲ طیارہ جو ایک پیٹرول بردار طیارہ سے پیٹرول لے رہا تھا اس سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا ۔ اس میں چار ہائیڈروجن بم تھے جن میں سے تین سپین کے ساحل پر اور ایک سمندر میں گرا ۔ تینوں تو مل گئے لیکن چوتھے کے لئے چار ہفتے تک تلاش کرنی پڑی ۔ اس پر تقریباً ایک کروڑ روپے صرف ہوئے۔

نئی دہلی ۱۷ ، فروری ۔ بھارت کے وزیر خارجہ سورن سنگھ نے کہا ہے کہ اعلان تاشقند کو کسی ایک فریق کی شکست قرار دینا غلط ہے ۔ انہوں نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ اس اعلان سے پاکستان اور بھارت کے درمیان پرامن تعلقات قائم کرنے میں مدد ملی ہے جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچے گا۔

بھارتی وزیر خارجہ کل لوک سبھا میں اعلان تاشقند پر نکتہ چینی کا جواب دے رہے تھے۔

کراچی ۱۷ ، فروری ۔ عالمی بنک کے اقتصادی مشن کے سربراہ ادجے سیکرڈیارڈ نے کل وزیر مالیات جناب محمد شعیب سے ملاقات کی اور ایک گھنٹے تک پاکستان کی معاشی و مالیاتی صورت حال اور تیسرے منصوبہ (۷۰ ۔ ۱۹۶۵ء) کے دوسرے سال کے لئے زر مبادلہ کی ضروریات کے بارے گفتگو کی ۔

ٹوکیو ۱۷ ، فروری ۔ جاپان کے جہاز سازی کے کارخانہ میں ایک تیل بردار جہاز میں آگ لگ گئی ۔ اس حادثہ میں بارہ افراد ہلاک اور متعدد لاپتہ ہو گئے ۔

رنگون ۱۷ ، فروری ۔ کل یہاں شہر کے ایک حصہ میں آتش زدگی کے باعث پانچ ہزار مکانات جل کر راکھ ہو گئے اندازہ ہے کہ آگ سے پندرہ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ۔ کچھ بوڑھے آدمی اور بچے جھلس کر زخمی ہونے کی بھی اطلاع آئی ہے آگ میں دو سکول ۔ ایک منڈی ، دو سرکاری گودام اور المونیم کی ایک فیکٹری بھی تباہ ہو گئی ۔ اندازہ ہے کہ آگ کی ابتداء ایک مرغی خانے سے ہوئی ۔

کراچی ۱۷ ، فروری ۔ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام امن کے دلیر سپاہی ہیں وہ ایسے امن کے خواہش مند ہیں جو انصاف اور رضامندی کی بنیاد پر قائم ہو ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اس خطہ میں امن قائم رکھنے اور جنگ کے اسباب ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

وزیر خارجہ نے ان خیالات کا اظہار کل صبح امریکی نائب صدر مسٹر ہمفری کی روانگی کے موقعہ پر الوداعی تقریر میں کیا ۔ انہوں نے کہا امریکی نائب صدر سے میری بات چیت مفید اور کارآمد رہی ہے ۔ ہمیں افسوس ہے کہ ان کا قیام مختصر تھا اور وہ اس مدت میں بھی بہت مصروف رہے لیکن مجھے احساس ہے کہ وہ اہم ترین مشن پر یہاں آئے تھے ، مجھے امید ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کی امنگوں کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے پاکستان کے طویل دورہ پر آئیں گے ۔

وزیر خارجہ نے کہا پاکستان کو اس امر کا احساس ہے کہ جنگ سے حقیقی مقصد حاصل نہیں ہوتا ۔ یہی وجہ ہے کہ ہم امن قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں ۔

۔ پ پ ۔

"اکسیر اپھارہ" کی افادیت

کا اندازہ جناب حافظ محمد مخدوم صاحب پریس حکیم میانہ تحصیل پھالیہ ضلع سرگودھا کے اس خط سے کیا جا سکتا ہے :۔

"پہلے ایک کارڈ ارسال کیا ہے .... جتنی جلدی ہو سکے چھ درجن اکسیر اپھارہ ...... ارسال کریں" شفتل برسیم سے ہونے والا جانوروں کا مہلک اپھارہ بفضلہ "اکسیر اپھارہ" سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے ۔

فی پیکٹ ۵ روپے درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن دو درجن اور زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی نہ کھلنے والے پیکٹوں میں دوا کئی سال تک محفوظ رہ سکتی ہے سیزن شروع ہے جلد اور اکٹھی منگوانے میں فائدہ ہے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی لاہور ۔ ربوہ

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو ، انگریزی طلب فرمائیں

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ۔ ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سٹورز کی مختصر تفصیل اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت اور محصول ڈاک (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	تاریخ اور وقت برائے وصولی	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	P3/1/4-66 (۱) بھینس اور گائے کی رنگی ہوئی (Tanned) کھالیں = ۱۵۰ ہنڈرڈ ویٹ (۲) بھیڑ کی کھال = ۶۰۳۳ عدد	۱۰ روپے	۱۷ ۲/۶۶ تا ۱۰ ۳/۶۶	۱۳ ۳/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۲ ۳/۶۶ ½۸ بجے صبح
۲	PID/300-B/3-66 ہر قسم کا پیکنگ پیپر (۲ مدات) = تقریباً ۱۵۸ ٹن	۲۰ روپے	۱۷ ۲/۶۶ تا ۱۶ ۳/۶۶	۱۷ ۳/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۷ ۳/۶۶ ½۸ بجے صبح
۳	P16/8/2-66 سپر ہیٹر ایلیمنٹ ٹیوبز سٹیل برائے سٹیم لوکوز (۲ مدات) = ۶۱۵ عدد	۱۵ روپے	"	"	"

۲۔ ڈرائنگز یا سپیسیفیکیشنز (اگر درکار ہوں) درخواست دے کر بسلسلہ نمبر شمار ۳ بقیمت ۱۷ روپے دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے حاصل کر سکتے ہیں ۔

۳۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) جملہ ایام کار کو ماسوا جمعہ کے ۹ بجے صبح ۱۲ بجے دوپہر تک بادائیگی قیمت مذکورہ بالا بصورت نقد یا منی آرڈر دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے حاصل کر سکتے ہیں ۔ ٹنڈر فارم کی قیمت پوسٹل آرڈر چیک بنک ڈرافٹ ۔ گارنٹی بانڈ ۔ بنک ڈیپازٹ ۔ ڈیفنس اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ کی صورت میں قبول نہیں کی جائے گی ۔ صرف مجوزہ فارموں پر موصول درخواستیں ہی زیر غور لائی جائیں گی [illegible]

[illegible]

اسلام کے پیغام کا جماعت احمدیہ کے ذریعہ زمین کے کناروں تک پہنچنا صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے

جماعت کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں آج مغربی ممالک بھی آنحضرت صلعم کی عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ کی استقبالیہ تقریب میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر

ربوہ ۱۸ فروری۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل یہاں "بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے پیغام کا زمین کے کناروں تک پہنچنا اور اس کے نہایت خوش کن نتائج کا رونما ہونا صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ خدائی بشارتوں کے عین مطابق ظہور میں آیا ہے اور آ رہا ہے انتہائی مخالف اور ناساعد حالات کے باوجود۔ آپ نے واضح فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں زمین کے کناروں تک ایسے دور دراز علاقوں میں جہاں پہلے عیسائیت کا دور دورہ تھا مساجد تعمیر ہونے اور نو مسلموں کی نہایت مخلص جماعتیں قائم ہونے سے آج ہر جگہ دنیا میں اسلام کو سربلندی حاصل ہو رہی ہے۔ خود مغربی ملکوں میں جہاں پہلے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جاتی تھی اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور آپؐ کی عظمت و جلالتِ شان کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

یہ استقبالیہ تقریب جس کا مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے محترم چوہدری صاحب موصوف کے اعزاز میں اہتمام کیا تھا کل شام دفاتر تحریک جدید کے باغیچہ میں بحمد للہ بہت وسیع پیمانہ پر منعقد ہوئی۔ اس میں جماعت احمدیہ کے ناظر و وکلا صاحبان بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کر کے واپس تشریف لانے والے مبلغینِ اسلام، بعض امراء صاحبان اضلاع اور ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء کے علاوہ اضلاع جھنگ سرگودھا اور لائل پور کے اعلیٰ حکام ہر سہ ضلعوں کی بار ایسوسی ایشنوں کے اراکین قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران، بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور ربوہ کے قرب و جوار کے معزز رؤسا و زمیندار بھی بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔

خوبصورت قناتوں سے آراستہ پُر فضا باغیچہ میں تقریب کا آغاز ٹھیک پانچ بجے شام تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ربوہ کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں آپ کی عظیم الشان قومی و ملی، اسلامی اور بین الاقوامی خدمات پر آپ کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے بعد آپ سے درخواست کی کہ آپ اپنے ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کی بناء پر "بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر حاضرین کو اپنے خطاب سے سرفراز فرمائیں۔

محترم چوہدری صاحب نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی اُس آسمانی سکیم کا ذکر کیا جس کی رو سے جماعتِ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور دنیا میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی ایک عظیم جدوجہد کا آغاز ہوا۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی آسمانی بشارتوں کے عین مطابق اسلام کی تبلیغ کے زمین کے کناروں تک وسیع ہونے اور اس کے خوش کن نتائج رونما ہونے پر بہت ہی مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے افریقہ، یورپ اور امریکہ اور جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے روحانی انقلاب کی بعض نہایت ایمان افروز تفصیلات بیان فرمائیں۔ یہ تفصیلات ان سب علاقوں اور ممالک میں مساجد کی تعمیر، قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کی اشاعت، نو مسلموں کی نہایت ہی مخلص اور فدائی جماعتوں کے قیام نیز نو مسلموں کے ایمان و اخلاص، دینی شغف، خدمتِ اسلام کی تڑپ اور قربانی و ایثار سے متعلق بہت روح پرور واقعات پر مشتمل تھیں۔

آپ نے اس ضمن میں مزید فرمایا کہ مساجد اور نو مسلموں کی مخلص جماعتوں کے قیام کے علاوہ مغربی ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں رونما ہونے والا یہ انقلاب بھی اپنی جگہ بہت اہم اور دور رس نتائج کا حامل ہے کہ مغربی ممالک میں جہاں پہلے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جاتی تھی۔ ایسے حالات رونما ہو چکے ہیں کہ وہاں اب اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قدر و منزلت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ ایک غریب جماعت کی یہ تبلیغی مساعی اور ان کے عالمگیر اثرات و نتائج ایک عظیم الشان نشانِ صداقت کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے آج سے ستر سال پہلے اُس وقت جب کہ آپ کو کوئی جانتا تک نہ تھا اور آپ گمنامی اور بے سرو سامانی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے تھے خبر دی تھی کہ لوگ تیرے پاس دور دور سے آئیں گے۔ اور یہ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ آپ کی قائم کردہ جماعت کا ستر سال کے عرصہ میں ساری دنیا میں پھیل جانا اور اس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کا زمین کے کناروں تک وسیع ہو جانا آپ کے من جانب اللہ ہونے کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہا ہے خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ مفتری کبھی فلاح نہیں پا سکتا اس کا تباہ و برباد اور ناکام و نامراد ہونا یقینی ہے۔ اس شخص کے صادق ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ احیاء و غلبۂ اسلام کے ضمن میں اس نے جو بات خدا کی طرف منسوب کی تھی وہ ستر سال سے برابر پوری ہوتی چلی آ رہی ہے اور انتہائی مخالف حالات میں پوری ہوتی چلی آ رہی ہے۔

آپ کی یہ تقریر جو پون گھنٹہ تک جاری رہی اس قدر مؤثر دلچسپ اور ایمان افروز تھی کہ جملہ حاضرین نے اسے بہت توجہ اور گہرے انہماک سے سنا۔

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بھی حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ نے محترم چوہدری صاحب موصوف اور بیرونی مقامات سے تشریف لانے والے معززین کا شکریہ ادا کیا۔ اور معزز مہمانوں کو محبت و عشق اور صلح و آشتی کے پیغام پر غور کرنے اور اسے دل میں جگہ دینے کی تلقین فرمائی۔ صاحبِ صدر کے ارشادات کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نماز مغرب کے بعد بیرونجات سے تشریف لانے والے مہمانوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا

اعلان نیلام

ایک ویگن کوئلہ جو مغل پورہ ریلوے اسٹیشن پر پڑا ہوا ہے ۲۶ فروری ۱۹۶۶ء کو گیارہ بجے قبل دوپہر نیلام عام کے ذریعہ فروخت کیا جائے گا۔ نیز دو ۲ ویگن کوئلہ جو کوٹ لکھپت ریلوے اسٹیشن پر پڑا ہوا ہے ۸ مارچ ۱۹۶۶ء کو بارہ بجے دوپہر بذریعہ نیلام عام فروخت ہوگا۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی ڈبلیو آر۔ لاہور

۱۸۲ (ل) ۳/۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴